بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصلاحِ نفس کی خاطر مالی جرمانہ لگانے کا حکم

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھ سے کبھی کبھی معمولات کی ادائیگی میں کوتاہی ہو جاتی ہے، کیا میں اس کو دور کرنے کے لیے اپنے اوپر کوئی مالی جرمانہ بطور سزا مقرر کر سکتا ہوں؟ مثلاً میں اپنی ذات سے کہوں اگر تم نے تہجد ادا نہ کیے تو تجھے سو روپیہ صدقہ دینا پڑے گا، کیا ایسا کرنے کی شریعت میں گنجائش ہے؟

سائلہ: محمد عبد اللہ، سندھ

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”وطی حائض اور ترکِ جمعہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدّق دینار اور نصف دینار کا امر فرمایا ہے، جس سے جرمانہ کے مال کا بطور معالجہ ثبوت ہوتا ہے۔“

(اشرف الکلام: ص157)

اپنی اصلاح اور بہتری کی خاطر سستی، کاہلی، کوتاہی اور غفلت کے ازالہ کے لیے اپنے نفس پر جانی مشقت یا مالی جرمانہ لگانے کا جواز معلوم ہوتا ہے، مثلاً اعمال میں غفلت یا کوتاہی پر اپنے نفس کو سو روپے صدقہ دینے یا بیس رکعت نفل پڑھنے کا پابند بنا دیا جائے، عموماً یہ صورت مفید ہوتی ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ ایسا کوئی اقدام از خود کرنے کے بجائے اپنے مرشد اور شیخ کی اجازت اور ان کے بتلائے ہوئے طریقہ کے مطابق کیا جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

08-صفر1443ھ

16-ستمبر2021ء